کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے آپؐ سے میرے متعلق عرض کیا' یہ عدی بن حاتم ہیں۔ میں کسی معاہدے اور امان کے بغیر حاضر ہوا تھا۔ جب مجھے آپؐ کے قریب کیا گیا تو آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس سے پہلے آپؐ فرما چکے تھے کہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (عدی) کے ہاتھ کو میرے ہاتھ میں دے دے گا۔ پھر آپؐ مجھے لے کر چل پڑے۔ راستے میں آپؐ کو ایک عورت اور ایک بچہ ملے۔ انھوں نے عرض کیا: ہمیں آپؐ سے کام ہے۔ ان کی بات سن کر آپؐ ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کا کام پورا کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے گھر لے آئے۔ لونڈی نے مسند بچھا دی' آپؐ اس پر بیٹھ گئے اور میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔

آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد فرمایا: عدی! تمھیں کون سی چیز لا الٰہ الا اللہ کہنے سے روکتی ہے؟ کیا تمھارے علم میں اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ ہے؟ عدیؓ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا' نہیں۔ پھر آپؐ نے تھوڑی دیر مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم اللہ اکبر کہنے سے بھاگتے ہو؟ اللہ سے کوئی اور بڑی ذات تمھارے علم میں ہے؟ میں نے عرض کیا' نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہود مَغۡضُوۡبٌ عَلَیۡھِمۡ ہیں اور نصاریٰ گمراہ۔ عدیؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا: میں تو تمام ادیانِ باطلہ سے منہ موڑ کر مسلم ہو گیا ہوں۔ تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ پھر مجھے ایک انصاری کے ہاں ٹھیرانے کا حکم دیا۔ میں وہاں ٹھیر گیا اور صبح شام حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

ایک دفعہ پچھلے پہر میں آپؐ کے پاس حاضر تھا کہ دھاری دار اونی چادریں باندھے کچھ لوگ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے انھیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: جس کے پاس ایک صاع ہے تو وہ ایک صاع لائے' نصف صاع ہے تو وہ نصف لائے' ایک مٹھی یا مٹھی کا کچھ حصہ ہے تو وہ وہی لے آئے اور اپنے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے' اگرچہ ایک کھجور یا کھجور کے ایک چھلکے سے ہی۔ تم میں سے ایک آدمی اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس سے وہ بات فرمائیں جو میں تمھیں ابھی بتلا دیتا ہوں۔ اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دی تھی؟ جواب میں وہ شخص کہے گا: کیوں نہیں' اے رب! پھر اللہ فرمائیں گے: کیا ہے وہ جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا؟ وہ اپنے آگے پیچھے' دائیں بائیں دیکھے گا تو کسی چیز کو نہ پائے گا جس کے ذریعے سے اپنے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:) تم میں سے ہر ایک اپنے چہرے کو آگ کی حرارت سے بچائے اگرچہ کھجور کے ایک چھلکے ہی سے۔ وہ بھی نہ ملے تو عمدہ بول سے۔ مجھے تمھارے بارے میں فقر و فاقے کا ڈر نہیں ہے۔ اللہ تمھاری مدد کرنے والا ہے۔ وہ تمھیں مال دار کر دے گا یہاں تک کہ ایک ''پردہ نشین'' عورت اپنی اونٹنی پر یثرب [مدینہ] سے حیرہ [یمن] تک یا اس سے بھی زیادہ طویل سفر کرے گی اور اسے چوروں اور ڈاکوؤں کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ (عدیؓ کہتے ہیں کہ) میں اپنے دل میں کہتا تھا' طے قبیلے کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے؟ (لیکن نبیؐ کا فرمایا پورا ہو گیا' ڈاکو ختم ہو گئے)

(ترمذی' کتاب التفسیر' تفسیر سورۂ فاتحہ)

رحمت للعالمینؐ کی رحمت و شفقت کے دل کش' ایمان افروز' رقت آمیز چار مناظر آپ کے سامنے ہیں۔

پہلا منظر: حضرت عدی بن حاتمؓ نصرانی ہیں' اسی حالت میں آپؐ کے پاس حاضر ہوتے ہیں' پھر کیسی شفقت اور کیسا پیار اور اُنس پاتے ہیں۔ آپ محبت سے ان کا ہاتھ پکڑ کر گھر لے جاتے ہیں' گھر تک ہاتھ میں ہاتھ ہے۔ کیسے پیارے انداز سے اسلام کی دعوت پیش کرتے ہیں' کس طرح قیام و طعام کا انتظام کرتے ہیں' سبحان اللہ! محبت ہی محبت اور رحمت ہی رحمت ہے۔ ہے کوئی جو اس کی مثال پیش کرے!

دوسرا منظر: خاتون اور اس کا بچہ اپنے کام کے لیے حاضر ہوتے ہیں تو آپؐ ان کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

تیسرا منظر: فقر و فاقے سے دوچار اور بدن پر پورے لباس سے محروم مجاہدین آتے ہیں تو دل میں ان کے لیے تڑپ لے کر لوگوں کو صدقے کی ترغیبات دے رہے ہیں۔

چوتھا منظر: اسلام کی بدولت امن و امان کے منظر کی خوش خبری آپ نے دی۔ آپؐ فرماتے ہیں: ڈاکے ختم ہو جائیں گے' دنیا کو امن و امان ملے گا اور وہ سکھ کا سانس لے گی۔ آپ کی پیش گوئی کی صداقت دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔

آج دنیا کی سب سے بڑی ضرورت اگر ظلم و جور' فتنہ و فساد اور دہشت گردی کا خاتمہ ہے تو پھر انسان کی سب سے بڑی ضرورت اسلام ہے۔

○

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ محبت کرتے ہیں' اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض ہوتے ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں' ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو لوگوں کے پاس آتا ہے اور ان سے رشتے داری کی بنیاد پر نہیں' بلکہ اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے۔ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے' وہ واپس ہو جاتا ہے۔ پھر ایک آدمی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور چپکے سے اس کی وہ حاجت اس طرح پوری کر دیتا ہے کہ اس کا علم اللہ اور اس شخص کے سوا کسی کو نہیں ہوتا جس کا سوال اس نے پورا کیا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ لوگ رات کے وقت سفر کرتے رہے۔ جب رات کا آخری پہر آیا جس میں نیند مسافر کو ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے' لوگ سو گئے لیکن وہ کھڑا ہو گیا اور میری آیات کی تلاوت اور طرح طرح سے میری حمد و ثنا کر کے مجھے راضی کرنے میں لگ گیا۔ تیسرا وہ شخص ہے جو ایک جہادی دستے میں شامل ہے۔ لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے لیکن وہ آگے بڑھا' حملے کرتا رہا یہاں تک کہ فتح حاصل کی یا جامِ شہادت نوش کر لیا۔ اور تین شخص اللہ کو ناپسند ہیں: بوڑھا زانی' فقیر تکبر کرنے والا' دولت مند جو ظلم کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

آج بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کی راہ سب کے لیے کھلی ہے۔ اللہ کی رضا کی خاطر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے والے' اللہ کو راضی کرنے کے لیے راتوں کو اٹھ کر تلاوتیں اور دعائیں اور اس کی ثنا اور اس سے آہ و زاری کرنے والے' اور جہاد سے رخ موڑ لینے کے بجائے استقامت کا مظاہرہ کرنے والے' اللہ کے محبوب بن سکتے ہیں۔

○

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حیض کی حالت میں یہود اپنی بیویوں سے میل جول ختم کر دیتے۔ کھانا پینا، رہائش، ہر چیز الگ کر لیتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى (البقرہ ۲:۲۲۲) ''آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا کیا حکم ہے؟ آپؐ کہہ دیجیے: حیض ایک تکلیف دہ حالت ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں''۔ یہود نے جب یہ آیات سنیں تو کہنے لگے کہ یہ شخص ہر معاملے میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ یہود کی یہ بات عباد بن بشرؓ اور اسید بن حضیرؓ نے سنی تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ان کی اس بات کی اطلاع دی۔ ساتھ ہی یہود کی اس بات کا مزید سخت جواب دینے کی خاطر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم یہود کی مزید مخالفت کرتے ہوئے بیویوں سے ہم بستری نہ کریں؟ یہ بات سن کر حضورؐ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا جس سے ہم سمجھے کہ رسولؐ اللہ ان پر غصہ ہو گئے۔ (آپؐ کے غصے کا سبب یہ تھا کہ یہود یا کسی بھی گروہ کی مخالفت میں آدمی اس قدر آگے نہ بڑھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی بھی پروا نہ ہو۔ جیسا کہ قرآنِ پاک کی ایک آیت میں ہے: لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط (المائدہ ۵:۸) ''تمھیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل سے کام نہ لو۔ اس کے بعد وہ دونوں صحابیؓ اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے سامنے سے ایک آدمی نبیؐ کے لیے ہدیے کے طور پر دودھ لے کر آ رہا تھا۔ آپؐ نے انھیں واپس بلایا تا کہ وہ دودھ پی لیں۔ اس سے ہمیں اندازہ ہو گیا کہ آپؐ ان سے ناراض نہیں ہو گئے۔ (ترمذی)

مخالفین کی مخالفت میں حد سے نہ گزرنا چاہیے کہ آدمی کو اپنے اصول اور طریقے بھی یاد نہ رہیں۔ اور ضد میں دینی احکامات کی مخالفت بھی کر گزرے، یہ بات اللہ اور اس کے رسولؐ کو ناراض کرنے والی ہے۔ جوش میں بھی ہوش کا دامن نہ چھوٹے۔

اس واقعے سے ناراضی کے اظہار کے بعد شفقت اور حسنِ سلوک کا سبق بھی ملتا ہے۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے اس حال میں کہ وہ غصہ میں ہو۔ اس روایت کے بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ حاکم کے لیے مناسب نہیں کہ غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ (ابن ماجہ)

غصے میں ایک فرد، ایک جج، ایک حاکم، ایک پارٹی جو فیصلہ کرے گی وہ عدل و انصاف اور اعتدال و توازن سے خالی ہو گا۔ غصے میں طلاق دے کر شوہر پچھتاتا ہے۔ غصے کے نتیجے میں آدمی کسی کو مارتا ہے تو بعض اوقات وہ قتل کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ پارٹیاں ایک دوسرے کے بارے میں غصے اور جذبات میں آ کر جو فیصلہ کرتی ہیں، اس کے نتیجے میں حالات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ غصے اور جذبات میں آ کر جس طرح فیصلہ کرنے درست نہیں ہے، اسی طرح کسی کی محبت میں گرفتار ہو کر اور کسی سے خوش ہو کر فیصلہ کرنے میں بھی بے اعتدالی ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے نبیؐ نے ایمان والوں کو نصیحت فرمائی کہ ''رضا اور غصب دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرو''۔

فیصلہ کرنے کے لیے قاضی کی کرسی پر بیٹھنا ضروری نہیں۔ روزمرہ زندگی میں مختلف مواقع فیصلہ کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ایسے ہر موقع پر ہمیں رسولؐ اللہ کی یہ ہدایت یاد رہنا چاہیے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں کرے گا‘ ان پر نظر کرم نہیں ڈالے گا‘ انھیں پاک وصاف بھی نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ جو جنگل و بیابان میں پانی پر رہتا ہے اور زائد پانی کو مسافر سے روکتا ہے۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کرتا ہے‘ اور جھوٹی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے حالانکہ وہ اتنے میں نہیں پڑی ہوتی۔ تیسرا وہ شخص جو کسی حکمران کی حمایت دنیا کی خاطر کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا دے دے تو عہد کو پورا کرتا ہے اور نہ دے تو عہد کو پورا نہیں کرتا۔ (ابن ماجہ)

○

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے‘ جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے۔ اور جو دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے‘ دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے۔ (ترمذی)

جنت کی طلب میں جنت اور دوزخ سے پناہ میں دوزخ‘ مومن کی دعا کے ساتھ دعائیں شروع کردیتی ہیں۔ دعا کی تاثیر دیکھیے‘ کس طرح دعا کرنے والے کے ساتھ دوسروں کو بھی شامل کرلیتی ہے۔ جو چیز مانگی جاتی ہے وہ بھی دعا کرنے لگتی ہے۔ اس طرح مراد حاصل ہو کر رہتی ہے۔ دعا ایمان والوں کا بڑا سہارا ہے بشرطیکہ دعا سچی ہو۔
